© rasailojaraid.com

شذرات

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے انتخابات اور ہماری ذمہ داریاں

عبداللطیف خالد چیمہ

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے دستور کے مطابق ملک بھر میں جدید رُکنیت و معاونت سازی کے بعد پچاس رکنی نئی تشکیل پانے والی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۴؍ جون ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ ۱۱ بجے صبح مدرسہ ختم نبوت جامع مسجد احرار چناب نگر میں حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سب سے پہلے نئے ارکان شوریٰ سے حضرت پیر جی صاحب نے حلف لیا۔ راقم الحروف نے سابقہ کارروائی پڑھ کر سنائی اور مرکزی ناظم انتخابات مولانا محمد مغیرہ نے تنظیم سازی کی تکمیل کے حوالے سے رپورٹ پیش کی جو پہلے سالوں کی نسبت زیادہ خوش آئند تھی۔ امیر مرکزیہ کے لیے حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ العالی، ناظم اعلیٰ کے لیے راقم الحروف (عبداللطیف خالد چیمہ) اور مرکزی ناظم نشریات کے لیے جناب میاں محمد اویس کے نام پیش کیے گئے جس کی تمام اراکین شوریٰ نے متفقہ طور پر تائید کی۔

امیر مرکزیہ نے اپنے دستوری اختیارات اور مشورے کے بعد جناب پروفیسر خالد شبیر احمد، جناب سید محمد کفیل بخاری اور جناب ملک محمد یوسف (لاہور) کو نائب امراء، راقم الحروف نے جناب مولانا محمد مغیرہ، قاری محمد یوسف احرار اور ڈاکٹر محمد عمر فاروق (تلہ گنگ) کو نائب ناظمین جبکہ مرکزی ناظم نشریات میاں محمد اویس نے حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر (چیچہ وطنی) اور محمد یاسر عبدالقیوم (لاہور) کو نائب ناظمین نشریات نامزد و مقرر کیا۔ محدود وسائل کے ساتھ اپنی پالیسی خود طے کرتے ہوئے دین کا کام کتنا مشکل ہوتا جارہا ہے اِس کا اندازہ مشکل بھی ہے اور آسان بھی! مجلس احرارِ اسلام کی قد آور شخصیات اور اکابر کی نسبت ہم کسی طور پر بھی اُن کے معیار و منصب کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظ ختمِ نبوت کے بعد سے اب تک جماعت جن نشیب و فراز سے گزری یہ ایک مستقل داستان غم ہے۔ دشمن کی چیرہ دستیوں اور بعض کرم فرماؤں کی بے حد مہربانیوں کے باوجود ہم نے قافلۂ احرار کو از سرِ نو منظّم کرنے کا عزم صمیم کر رکھا ہے اور یہ اللہ کا خاص فضل و کرم ہے کہ ہم دھیرے دھیرے اپنے ہاتھوں سے تنکا تنکا اکٹھا کر کے چھوٹا سا آشیانہ بنانے کے قابل ہو گئے ہیں۔

مَے خانہ سلامت ہے تو ہم سرخیٔ مَے سے
تزئینِ در و بامِ حرم کرتے رہیں گے

مختلف شہروں میں دفاتر، مدارس، مساجد کا ایک نیٹ ورک بن گیا ہے جو آنے والے دنوں میں اِن شاء اللہ تعالیٰ مزید بہتر و مؤثر ہو جائے گا۔ احرار رفقاء کے لیے بے حد ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنے اصل اہداف کی طرف پہلے سے زیادہ متوجہ ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائیں۔ ''نفاذِ شریعت کی پُرامن جد و جہد، امریکی غلامی سے نجات اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے کام'' یہی ہمارے مقاصد ہیں اور ہماری سیاست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کو پہلے سے زیادہ توانائی وہمت کے ساتھ جماعت کے کام کو آگے بڑھانے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین۔ وماعلینا الا البلاغ

چناب نگر کی تازہ ترین صورتحال :

چناب نگر (سابق ربوہ) کی صورتحال کے حوالے سے ہم ایک عرصے سے اِن صفحات پر تذکرہ کرتے چلے آرہے ہیں اور وہاں کی حقیقی صورتحال، قادیانی غنڈہ گردی، آئین اور قانون کی علانیہ خلاف ورزیوں کا نوٹس نہ لیے جانے پر بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ جون کے شروع میں قادیانیوں نے تھانہ چناب نگر کی زمین پر دھیرے دھیرے قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ ریکارڈ کے مطابق تھانہ چناب نگر کا کُل رقبہ ۸۸ کنال ۱۸ مرلے ہے جبکہ تھانے کی اپنی عمارت تقریباً ۲ کنال پر محیط ہے۔ ابتدائی طور پر قادیانی جماعت نے صفائی وغیرہ کے بہانے زمین پر ٹریکٹر چلانے شروع کر دیے۔ ہمارے ساتھیوں نے صورتحال پر نظر رکھی اور قادیانیوں کی خفیہ پلاننگ جو مقامی و ضلعی افسران کی آشیر باد سے آگے بڑھ رہی تھی اس کے سامنے بند لگانے کا فوری فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی کے مشترکہ پلیٹ فارم کو متحرک کر کے اس کو ایک مہم بنایا گیا۔ مختلف حضرات سے ضروری صلاح مشورے ہوئے اور صورتحال کی سنگینی کا احساس دلایا گیا۔ اخبارات نے بھر پور تعاون کیا۔ چنانچہ ۱۱ر جون کو قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، قاری شبیر احمد عثمانی اور مولانا عبدالوارث نے ڈی سی او چنیوٹ سے ملاقات کر کے صورتحال سے آگاہ کیا جس کے نتیجے میں الحمدللہ اتنا تو ہوا کہ فوری طور پر قادیانیوں کو تھانہ چناب نگر کی اراضی پر صفائی کے بہانے قبضہ کرنے اور فضل عمر ہسپتال کی طرف سے پارکنگ وغیرہ کا راستہ بنانے سے روک دیا گیا۔ بعد ازاں حکام نے حسبِ وعدہ تھانہ چناب نگر کی اِبتدائی و اِنتہائی حدود کا تعین کر کے وہاں نمایاں بورڈ نصب کر دیے جس سے اِس جزوی مسئلہ پر اطمینان ہوا لیکن دیگر بنیادی مسائل اور مطالبات اپنی جگہ پر پوری طرح قائم ہیں جن کے لیے ایک طویل قانونی وعدالتی جد و جہد کی ضرورت ہے اور ظاہر ہے اِس کام کے لیے وسائل اور مناسب افراد کا سر جوڑ کے بیٹھنا اور پھر اس صبر آزما کام کو ہمت سے آگے بڑھانا اِنتہائی ناگزیر ہو چکا ہے۔ ہماری رائے میں تحفظِ ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں، اداروں اور شخصیات کو سطحیت اور وقتی وہنگامی کاموں کے ہجوم سے نکل کر اِس اہم ترین کام کی طرف پیش رفت کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی کرنے کی اشد اور فوری ضرورت ہے۔

قادیانی دجل کی تازہ ترین مثال

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تحفظِ ختمِ نبوت کے کام کے نیٹ ورک سے قادیانی فتنہ ٹپٹانے لگا ہے۔ دجل تو اِن کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سرشت میں ہے، اب مزید اوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آئے ہیں۔ ۱۵؍ مارچ ۲۰۱۱ء کو چناب نگر میں مقامی صحافی رانا ابرار حسین چاند کو اس لیے شہید کر دیا گیا کہ وہ قادیانیوں کے باغی گروپ اور متوازی عدالتی سسٹم کو طشت از بام کر رہے تھے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے ختم نبوت اکیڈمی لندن (برطانیہ) پر الزامات لگا کر پارلیمنٹ سے ان کے کام کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی موہوم کوششیں کی جا رہی ہیں اور ایک جعلی قتل کے اشتہار کی پولیس کو شکایت کر کے اس کام کو بند کرانے کی کوشش میں قادیانی برطانیہ میں بری طرح ناکام ہوئے۔ گزشتہ ماہ فیصل آباد سے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی پرنٹ لائن سے ایک پمفلٹ اور بعد ازاں ایک خط چھاپ کر تقسیم کرایا گیا اور ملکی اور بین الاقوامی میڈیا تک رسائی حاصل کر کے اُن کو گمراہ کرنے کی پوری کوشش کی گئی کہ ’’ہمیں قتل کرنے کے فتوے اور ترغیب دی جا رہی ہے‘‘۔ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت اِس پمفلٹ اور خط سے لاتعلقی ظاہر کر چکی ہے اور مولانا اللہ وسایا نے وضاحتی بیان میں کہا ہے کہ ’’یہ جس نے بھی کیا ہے اس نے مجلس کے ساتھ زیادتی کی ہے اور یہ ہمارے خلاف سازش ہے۔ ہم تو آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر قادیانیت کے متعلق علمی مباحث کرنے والے لوگ ہیں۔ اس طرح قانون کو ہاتھ میں لینا یا بدامنی یا تشدد ہمارے پروگرام میں ’’قطعاً شامل نہیں‘‘۔ ویسے بھی میڈیا ٹیکنیک پر نظر رکھنے والے اِس پمفلٹ اور خط دونوں کو جعل سازی کا قادیانی نمونہ قرار دے چکے ہیں۔ اِس سب کچھ کے باوجود پولیس تحفظِ ختم نبوت کے کارکنوں کو پریشان کر رہی ہے اور فیصل آباد سے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے کارکن محمد عادل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اِن سطور کے ذریعے ہم وضاحت کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مجلس احرارِ اسلام ۱۹۲۹ء سے آج تک، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ۱۹۵۴ء سے آج دن تک اور انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ اپنے قیام سے اب تک عدم تشدد کی پالیسی پر گامزن ہیں جبکہ قادیانیوں کی قتل و غارت گری کی تاریخ قادیان (ہندوستان) سے ربوہ تک اظہر من الشّمس ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تحفظِ ختم نبوت جیسے مقدس مشن اور خالص دینی کام کرنے والی جماعتوں، اداروں اور افراد کو روایتی قادیانیت نوازی کی بھینٹ نہ چڑھائیں کہ یہ طرزِ عمل ملک و ملت کے لیے نقصان دہ ہے۔

© rasailojaraid.com